۱؎ کرامات جمع ہے کرامت کی بمعنی تعظیم واحترام ۔اصطلاح شریعت میں کرامت وہ عجیب و غریب چیز ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بن سکتی ہے سواء اس معجزہ کے جو دلیل نبوت ہو جیسے وحی اور آیاتِ قرآنیہ ۔ معتزلہ کرامات کا انکار کرتے ہیں ،اہلِ سنت کے نزدیک کرامت حق ہے ۔ آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے تخت بلقیس کو یمن سے شام میں لے آنا، حضرت مریم کا بغیر خاوند حاملہ ہونا اور غیبی رزق کھانا، اصحاب کہف کا بے کھانا پانی صدہا سال تک زندہ رہنا کرامات اولیاء ہیں جو قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ حضور غوث پاک کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں ۔(اشعہ) حضور انور کے معجزات بے شمار، سرکار بغداد کے کرامات بے شمار، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سب کو عام سرکار بغداد کی ولایت سب کو عام ،فرماتے ہیں کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے آپ کی ولایت تاقیامت جاری ہے ؎ غوث اعظم درمیان اولیاء چوں جنابِ مصطفی درانبیاء ولایت اور کرامات دین کی حقانیت اور اس کے منسوخ نہ ہونے کی دلیل ہیں۔ اب عیسائیوں یہودیوں میں کوئی ولی نہیں کیونکہ وہ نبوتیں منسوخ ہوچکیں۔ آج سواء اہل سنت کے کسی فرقے میں اولیاء نہیں دیوبندی، وہابی، شیعہ ، مرزائی، چکڑالوی کسی دین میں ولی نہیں کیونکہ یہ فرقے باطل ہیں۔ جس شاخ کا تعلق جڑ سے قائم نہ رہے وہاں جڑ سے فیض آنا بند ہوجاوے اس شاخ میں پھل پھول نہیں لگتے۔ اسلام کی جڑ ہری ہے کہ اس میں اب بھی اولیاء اللہ اور کرامات پائے جاتے ہیں مگر ان فرقوں کا تعلق جڑ سے نہیں دوسرے دینوں کی جڑیں خشک ہوچکیں لہذا ان میں ولایت نہیں۔